نماز میں درست محل میں لقمہ دینا اور لینا

ریفرنس نمبر:Har 4155
تاریخ:10-09-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے کہ ایک امام نمازِ عشاء کی تیسری رکعت مکمل کرنے کے بعد چوتھی کے لیے کھڑے ہونے کے بجائے بھولے سے بیٹھ گیا، پھر ایک مقتدی نے تین تسبیح کی مقدار سے پہلے لقمہ دیا اور امام اس کا لقمہ لے کر فورا کھڑا ہو گیا اور نماز کے آخر میں سجدہ سہو کیا، تو اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہے، ہو گئی یا نہیں؟

نوٹ: سائل نے وضاحت کی ہے کہ اس جماعت میں کوئی مقتدی مسبوق نہیں تھا۔سب پہلی رکعت سے شامل تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قوانین شرعیہ کے مطابق غلطی جب ایسی ہو، جس سے واجب ترک ہو کر نماز مکروہ تحریمی ہو، تو اس کا بتانا ہر مقتدی پر واجب کفایہ ہوتا ہے اور صورت مستفسرہ میں بھی امام جب چوتھی رکعت کے لیے کھڑے ہونے کے بجائے بھولے سے بیٹھا، تو تین تسبیح کی مقدار تاخیر ہو جانے سے واجب ترک ہو جاتا، کہ نماز میں جو پہلی اور چار رکعت والی میں تیسری رکعت میں نہ بیٹھنا واجب ہے، اس سے مراد تین تسبیح کی مقدار ہے اگرچہ تین تسبیح سے کم بھی بلا عذر نہیں بیٹھنا چاہیے، لیکن ترکِ واجب تین تسبیح کی مقدار بیٹھنے پر ہی متحقق ہو گا، اس سے کم پر نہیں، لہذا ہر مقتدی پر بتانا واجب تھا اور جب ایک مقتدی نے حکمِ شرع بجالاتے ہوئے تین تسبیح کی مقدار سے پہلے لقمہ دے دیا اور امام اس کا لقمہ لے کر فورا کھڑا ہو گیا، تو واجب ترک نہ ہوا، لہذا سجدہ سہو کی ضرورت نہیں تھی۔امام نے جو سجدہ سہو کیا بلا سبب واقع ہوا، مگر اس کے باوجود صورت مستفسرہ میں امام اور سب مقتدیوں کی نماز درست ہو گئی، کیونکہ بلا سبب سجدہ سہو اگرچہ ممنوع ہے، مگر اس سے امام اور مدرک یعنی

جس کی امام کے ساتھ کوئی رکعت نہ نکلی ہو، ان کی نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ مسبوق یعنی جس کی ایک یا زائد رکعات نکل گئی ہوں، وہ اگر بلا سبب سجدہ سہو میں امام کی متابعت کرے، تو بعد میں اس پر بلا سبب سجدہ سہو ظاہر ہونے پر اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کا حکم دیا جائے گا، البتہ اگر اسے علم ہی نہ ہوا، تو حکمِ فساد نہ ہو گا اور امام کی حالت کو صلاح و درستی پر محمول کرتے ہوئے اس کی نماز کو بھی درست قرار دیا جائے گا۔

لقمہ سے متعلق سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: ”اور اگر غلطی ایسی ہے جس سے واجب ترک ہو کر نماز مکروہ تحریمی ہو تو اس کا بتانا ہر مقتدی پر واجب کفایہ ہے۔ اگر ایک بتادے اور اس کے بتانے سے کاروائی ہو جائے سب پر سے واجب اتر جائے گا ورنہ سب گنہگار رہیں گے۔ فان قیل لہ مصلح آخر وھو سجود السھو فلا یجب الفتح عینا قلت بلی فان ترک الواجب معصیۃ وان لم یاثم بالسھو ودفع المعصیۃ واجب ولا یجوز التقریر علیھا بناء علی جابر یجبرھا کما لا یخفی۔ اگر یہ کہا جائے کہ یہاں اصلاح کی دوسری صورت، بصورت سجدہ سہو موجود ہے تو یہاں لقمہ دینا واجب نہ ہو گا۔ قلت: کیوں نہیں، کیونکہ ترک واجب گناہ ہے اگرچہ امام سہو سے گنہگار نہیں ہوتا اور گناہ سے بچنا ضروری ہے تو معصیت پر اثبات اس لیے کہ کسی دوسرے سے اس کا ازالہ کر لیا جائے گا، جائز نہیں جیسا کہ ظاہر ہے۔ (ت)۔“ **(فتاوی رضویہ، ج7، ص280تا281، رضافاؤنڈیشن، لاہور)**

در مختار میں نماز کے واجبات کے بیان میں ہے: ”وترک قعود قبل ثانیۃ او رابعۃ“ اور دوسری یا چوتھی رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا۔

(درمختار مع ردالمحتار، ج2، ص201، مطبوعہ کوئٹہ)

رد المحتا میں ہے: ”و کذا القعدۃ فی آخر الرکعۃ الاولی او الثالثۃ فیجب ترکھا، ویلزم عن فعلھا ایضا تاخیر القیام الی الثانیۃ او الرابعۃ عن محلہ، وھذا اذا کانت القعدۃ طویلۃ، اما الجلسۃ الخفیفۃ التی استحبھا الشافعی فترکھا غیر واجب عندنا بل ھو الافضل کما سیاتی“ اور اسی طرح پہلی یا تیسری رکعت کے آخر میں قعدہ تو اس کا ترک کرنا واجب ہے اور اس

کے فعل (قعدہ کرنے) سے دوسری رکعت یا چوتھی رکعت کی طرف قیام کو اپنے محل سے موخر کرنا بھی لازم آئے گا اور یہ تب ہے جب قعدہ طویل ہو بہر حال جلسہ خفیفہ (تھوڑا بیٹھنا) جس کو امام شافعی نے مستحب قرار دیا ہے تو اس کا ترک ہمارے نزدیک واجب نہیں بلکہ وہ (ترک کرنا) افضل ہے جیسا کہ عنقریب آئے گا۔
(ردالمحتار، ج2، ص201، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں نماز کے واجبات کے بیان میں ہے: "دوسری سے پہلے قعدہ نہ کرنا اور چار رکعت والی میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا۔۔۔ دو فرض یا دو واجب یا واجب فرض کے درمیان تین تسبیح کی قدر وقفہ نہ ہونا۔ ملخصا" (بہار شریعت، ج1، ص519، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سجدہ بلا سبب کی صورت میں امام اور مقتدیوں کی نماز کے حکم سے متعلق سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: "امام و مقتدیان سابق کی نماز ہو گئی۔۔۔ اگر سجدہ سہو میں مسبوق اتباع امام کرے، بعد کو معلوم ہو کہ یہ سجدہ بے سبب تھا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی کہ ظاہر ہوا کہ محل انفراد میں اقتداء کیا تھا، ہاں اگر معلوم نہ ہو تو اس کے لیے حکم فساد نہیں کہ وہ حال امام کو صلاح و صواب پر محمول کرنا ہی چاہیے۔ ملخصا۔" (فتاوی رضویہ، ج8، ص185، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

21 محرم الحرام 1442ھ/10 ستمبر 2020ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے